Registere No: 288

پرانی تقریرون مین سے کچھ

سلسلہ کے دیکھو اخبار نمبر ۳۷ جلد ۲۔ کا صفحہ ۱۔

ایمان تب ہی کامل ہوتا ہے۔ جب کہ یہ وسوسہ اور وہم درمیان سے اٹھ جائے اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالےٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہین کرتا۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ مگر نیکی کرنیوالا کو چاہیئے دیکھو اگر کوئی مہمان یہان محض اس لیئے آتا ہے کہ وہان آرام ملے گا۔ ٹھنڈے شربت ملین گے یا تکلف کے کھانے ملین گے تو وہ گویا ان اشیا کے لئے آتا ہے۔ حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور ان کی مہمان نوازی مین کوئی کمی نکرے اور اس کو آرام پہونچاوے اور وہ پہونچاتا ہے لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اس کے لئے نقصان کا موجب ہے تو غرض مطلب یہ ہے کہ اولاد کی خواہش صرف نیکی کے اصول پر ہونی چاہئے اس لحاظ سے اور اس خیال سے نہ ہو کہ وہ ایک گناہ کا خلیفہ باقی رہے۔

خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے کبھی اولاد کی خواہش نہین ہوئی تھی حالانکہ خدا تعالیٰ نے پندرہ یا سولہ برس کی عمر کے درمیان ہی اولاد دیدی تھی یہ سلطان احمد اور فضل احمد قریباً اسی عمر مین پیدا ہوگئے

اور کبھی مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ بڑے بڑے دنیادار بنین اور اعلیٰ عہدون پر پہونچکر مامور ہون۔

غرض

جو اولاد معصیت اور فسق کی زندگی بسر کرنیوالی ہو اس کی نسبت تو سعدی کا یہ فتوے ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

کہ پیش از پدر مردہ بہ نا خلف

پھر ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہین اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر کبھی یہ نہین دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالےٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کرین نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہین اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہین۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہین جس مین مین اپنے دوستون۔ اولاد۔ اور بیوی کے لئے دعا نہین کرتا۔

بہت سے والدین ایسے ہین جو اپنی اولاد کو بری عادتین سکھا دیتے ہین۔ ابتدا مین جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہین تو اس کو تنبیہ نہین کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بیباک ہوجاتے ہین۔

ایک حکایت بیان کرتے ہین کہ ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا اس آخری وقت مین اس نے خواہش کی کہ مین اپنی مان سے ملنا چاہتا ہون۔ جب اس کی مان آئی تو اس نے مان کے پاس جا کر اسے کہا کہ مین تیری زبان کو چوسنا چاہتا ہون جب اس نے زبان نکالی تو اسے کاٹ کھایا اور دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ اسی مان نے مجھے پھانسی پر چڑھایا کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روکتی تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہین مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا مین ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہین کیا جاتا نہ اس کے عقائد کی اصلاح کیجاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہین ہو سکتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیون کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے اللہ تعالےٰ نے اولاد کی خواہش کو اسطرح پر قرآن مین بیان فرمایا ہے ربنا ہب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔ یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویون اور بچون سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تب ہی میسر آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہون بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنیوالے ہون اور خدا کو ہر ایک شے پر مقدم کرنیوالے ہون اور آگے کھولکر کہدیا واجعلنا للمتقین اماما۔ اولاد اگر نیک اور متقی ہو... تو یہ ان کا امام ہی ہوگا اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔ اس مضمون کی تقریر حضرۃ اقدس نے

۲۹ ستمبر ۱۹۰۳ء

سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۳۹ کالم ۲ -

دوسرا فائدہ توبہ کا یہ ہے کہ انسان خود توبہ کرتا ہے تو وہ خواہ کتنی ہی کوشش کرے مگر وہ پھر بھی ٹوٹتی رہتی ہے لیکن یہ توبہ جو کہ بیعت کے وقت کی جاتی ہے یہ خدا کے ارادہ کے موافق ہے اور اگر سچے دل سے کریگا تو خدا اُسے قوت دیوے گا اور طاقت بخشے گا کہ جس سے یہ اُس پر قائم رہ سکے اگر تم استقلال دکھاؤ گے اور اس پر قائم رہو گے تو خدا تعالیٰ خود ایک پاک تبدیلی تمہارے اندر کرے گا لیکن سر دست وہ اس لئے نہیں کرتا کہ راستباز اور غیر راستباز میں امتیاز کرے مگر چند دنوں کے بعد تم دیکھو گے کہ کیا تبدیلی ہوئی ہے پس ایک تو یہ ہے انسان خدا کے وعدہ کا مستحق ہوتا ہے کہ وہ اُس سے محبت کرتا ہے اور اس کے گناہ بخشتا ہے دوسرے یہ کہ اُسے طاقت ملتی ہے جس کے ذریعہ گناہوں سے بچ سکتا ہے۔

دنیا گذرنے کی جگہ ہے اور یہ تو کسی نہ کسی طرح گذر ہی جاوے گی اس کی مرادوں کو بیعت میں نہ شامل کرنا چاہیے۔ دنیا کی عمر بہت تھوڑی ہے تم دیکھتے ہو کہ ایک دم میں ہزاروں مر جاتے ہیں۔ پھر وبائیں موجود ہیں ابھی ہمیشہ مقابل طاعون ہے آخرت کا فکر کرو جو آخرت کا فکر کرے گا اور سچا بندہ خدا کا ہوگا تو دنیا میں بھی خدا اس کی مدد کرے گا اور جیسے کہ اس کا وعدہ ہے وہ مومن اور غیر مومن میں فرق کر کے دکھلا دیگا مومن تب ہی بنتا ہے کہ بیعت کو دنیا کے اغراض سے نہ ملاوے۔ توبہ۔ استغفار۔ نماز کی پابندی اختیار کرو عورتوں کو بھی گھروں میں نصیحت کراؤ۔ نماز کی تاکید کرو۔ گلہ۔ شکوہ غیبت وغیرہ سے روکو۔ پاک دامنی۔ راستبازی ان کو سکھاؤ۔ ہماری طرف سے سمجھانا شرط ہے۔ پانچوں وقت نماز دن میں دعا کرو اور اپنی زبانوں میں کرو۔ نماز کا مزا حضور قلب سے ملتا ہے اور حضور قلب عاجزی اور گڑگڑانے سے حاصل ہوتا ہے اور عاجزی اپنی زبان میں دعا کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ دعا کرو کہ وہ تم کو اور اہل وعیال کو ہر ایک آفت سے محفوظ رکھے اور تمام کام تمہارے اس کی مرضی کے موافق ہوں اور اپنی اولاد اور بچوں اور بیویوں کے لئے دعا کرو یہ باتیں ہیں جو تم کو یاد رکھنی چاہئیں۔

اس کے بعد حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز ہوگئی اور آپ تشریف لے گئے اور عشاء کی نماز باجماعت میں شریک نہ ہوئے۔

۳۰ ستمبر ۱۹۰۳ء

ابو سعید صاحب احمدی نے حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کی کہ میں دو تین یوم کے بعد واپس رنگون جانیوالا ہوں حضور سے درخواست ہے کہ میرے حق میں دعا فرماویں آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ دعا کرونگا۔ دنیا ایسے ہی گذرنے کی جگہ ہے ہمیشہ موت کو یاد رکھو۔ چند روز زندگی ہے اس پر نازاں نہ ہونا چاہیے جو راستی پر ہو۔ اور خدا پر بھروسا کرنیوالا ہو تو خدا اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

یکم اکتوبر ۱۹۰۳ء

یکم اکتوبر ۱۹۰۳ء کو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام مغرب و عشاء کی نماز باجماعت میں شامل نہیں ہوئے نصیب اعدا آپ کی طبیعت بیمار رہی۔

۲ و ۳ - اکتوبر ۱۹۰۳ء

۲ و ۳ - اکتوبر کو کوئی ذکر قابل بلاغ ناظرین نہیں ہوا - ۳ - اکتوبر ۱۹۰۳ء کو پھر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام بوجہ علالت طبع شامل جماعت مغرب و عشاء نہ ہو سکے۔

۴ - اکتوبر ۱۹۰۳ء

ظہر

حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام ظہر کی نماز ادا کر کے تشریف لیجا رہے تھے کہ سیٹھ احمد دین صاحب آمدہ از جہلم نے عرض کی کہ گذشتہ ایام میں ایک شخص بیعت کر کے گیا ہے مگر وہ کہتا ہے کہ میری علمی معلومات بہت کم ہیں اور مجھے آپ کے دعاوی کے دلائل اب تک معلوم نہیں ہوئے اس لئے میرے لئے دعا فرمائی جاوے اس پر آپ نے سیٹھ صاحب کو مختصر دلائل اپنے دعاوی پر سنائے کہ اس شخص کو سمجھا دیے جاویں اور نیز یہ بھی فرمایا کہ خدائی کے مستحق اگر ہو سکتے تھے تو ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتے تھے کیونکہ آپ کا نہ کوئی بھائی تھا نہ بہن حالانکہ عیسیٰ ع کے اور بھائی اور بہن تھے ان کم بخت مسلمانوں کو اتنا خیال نہیں آتا کہ عیسیٰ ع کے دو بھائی اور دو بہنیں حقیقی جو کہ مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھیں پس کیا وجہ ہے کہ مریم کو خداؤں کی ماں اور مسیح ع کے بھائیوں کو خدا نہ کہا جاوے۔

قادیان میں آمدورفت کی کثرت چاہیئے

ہمیں بہت افسوس ہے کہ بعض لوگ کچے ہی آتے ہیں اور کچے ہی چلے جاتے ہیں حالانکہ یہ ان کا فرض ہے کہ یہاں آ کر چند روز رہیں اور اپنے شبہات پیش کر کے پختگی حاصل کریں تو پھر ان سے دوسرے مخالف اور عیسائی ایسے بھاگیں گے جیسے لاحول سے شیطان بھاگتا ہے۔ تعجب ہے کہ لوگ کس طرح شیطان کے بہکانے میں آ جاتے ہیں مگر یہ سب ایمان کی کمزوری کا باعث ہوتا ہے بھلا مومن کیا اور شیطان کا بہکانا کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جو بہکتا ہے وہ خود شیطان ہے ورنہ سوچکر دیکھا جاوے کہ اب ہمارے مخالفوں کے ہاتھ میں کیا رہ گیا ہے۔

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ جو کچھ رطب و یابس ان کے ہاتھ میں ہے وہ ایک ایک حرف پورا ہو۔ حالانکہ نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا یہودیوں کی احادیث اس قدر تھیں کہ وہ نہ حضرت عیسیٰ پر حرف بحرف پوری ہوئیں اور نہ آنحضرۃ صلعم پر اور اسی لئے بہتوں نے ٹھوکر کھائی مگر بعض یہودی جو مسلمان ہو گئے تو اس کی یہ وجہ تھی کہ جس قدر حصہ احادیث کا پورا ہو گیا انہوں نے اُس کو سچا مان لیا اور جو نہ پورا ہوا اس کو رطب و یابس جانکر چھوڑ دیا یا ان کے اور معنے کر لئے اگر وہ ایسا نہ کرتے تو پھر ان کو اسلام نصیب نہ ہوتا اور پھر اس کے علاوہ انہوں نے آنحضرۃ صلعم کے انوار بھی دیکھے ہر ایک قوم کے پاس کچھ سچی کچھ جھوٹی کچھ صحیح اور کچھ غلط روایات ہوتی ہیں اگر انسان ایسی بات پر اڑ جاوے کہ سب کی سب پوری ہوں تو اس طرح سے کوئی شخص مان نہیں سکتا حکم کے یہی معنے ہیں کہ ان میں سے سچی اور جھوٹی کو الگ کر کے دکھلا دیوے۔

ہر ایک جو بیعت کرتا ہے اُسے واجب ہے کہ ہمارے دعوے کو خوب سمجھ لیوے ورنہ اُسے گناہ ہوگا۔

دربار شام

موت اور اس کی تلخیوں کا ذکر چل پڑا اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا

یاد موت

انسان ان موتوں سے عبرت نہیں پکڑتا حالانکہ اس سے بڑھکر اور کون ناصح ہو سکتا ہے جس قدر انسان مختلف بلاد اور ممالک میں مرتے ہیں اگر یہ سب جمع ہو کر ایک دروازہ سے نکلیں تو کیسا عبرت کا نظارہ ہوتا ہے۔ پھر مختلف امراض اس اس قسم کے ہیں کہ اس میں انسان کی پیش نہیں جاتی۔ ایک دفعہ ایک شخص میرے پاس آیا اس نے بیان کیا کہ میرے پیٹ

مین رسولی پیدا ہوئی ہے اور وہ دن بدن بڑہکر پاخانہ کے راستہ کو بند کرتی جاتی ہے جس ڈاکٹر کے پاس مین گیا ہون وہ یہی کہتا ہے کہ اگر یہ مرض ہمین ہوتی توہم بندوق مارکر خودکشی کر لیتے آخروہ بیچارہ اسی مرض سے مرگیا۔ بعض لوگ ایسے مسلول ہوتے ہین کہ ایک ایک پیالہ پیپ کا اندر سے نکلتا ہے ایک دفعہ ایک مریض آیا اس کی یہی حالت تھی۔ صرف اس کا پوست ہی رہ گیا تہا اور وہ سمجھدار بھی تہا مگرتاہم وہ یہی خیال کرتا تھا کہ مین زندہ رہون گا انسان کی سخت دلی اصل مین امیدون پر ہوتی ہے لیکن انبیاء کی یہ حالت نہین ہوتی۔ جس قدر انبیاء ہوئے ہین سب کی یہ حالت رہی ہے کہ اگر شام ہوئی ہے تو صبح کو ان کو امید نہین کہ ہم زندہ رہین گے اور اگر صبح ہوئی ہو تو شام کی امید نہین کہ ہم زندہ رہین گے۔ جب تک انسان کا یہ خیال نہ ہو کہ مین ایک مرنیوالا ہون تب تک وہ غیر اللہ سے دل لگانا چھوڑ نہین سکتا اور آخر اس قسم کے افکار مین جان دیتا ہے۔ مرنے کے وقت کا کسیکو کیا علم ہوتا ہے موت تو ناگہانی آجاتی ہے اگر کوئی غور کرے تو اُسے معلوم ہو کہ یہ دنیا اور اس کا مال ومتاع اور حظ سب فانی اور جھوٹے ہین آخرکار وہ یہان سے تہیدست جاوے گا۔ اور اصل مطلوب جس سے وہ خوش رہ سکتا ہے وہ خدا سے دل لگانا ہے اور گناہ کی دلیری سے آزاد رہنا۔ کہنے کو یہ آسان ہے اور ہر ایک زبان سے کہہ سکتا ہے کہ میرا دل خدا سے لگا ہوا ہے مگر اس کا کرنا مشکل ہے ایک دوکاندار کو دیکھو کہ وہ وزن توکم تولتا ہے مگر زبان سے صوفیانہ کا فقرہ ایسی گاتا جاویگا کہ دوسرے کو معلوم ہو یہ بڑا خدا رسیدہ ہے ایسی حالت مین لفظ اور باتین تو زبان سے نکلتی ہین مگر دل ان کی تکذیب کرتا ہے۔ سجادہ نشینون کو ایسے قصے یاد ہوتے ہین کہ دوسرا انسان سنکر گرویدہ ہوجاتا ہے حالانکہ خود ان کا عمل در آمد اون پر مطلق نہین ہوتا مگر تاہم ایسے انسان بھی ہوتی ہین کہ وہ بات کو سمجھ لیتے ہین اور اس دنیا اور مافیہا کا چھوڑنا ان پر آسان ہوتا ہے۔ جیسے کہ ابراہیم ادھم وغیرہ بادشاہ ہوئے ہین کہ انہون نے سلطنت کو ترک کردیا جب خوف الٰہی اُن کے قلب پر غالب ہوا تو انہون نے فیصلہ کیا کہ اب دنیا اور یہ خوف ایک جا جمع نہین ہوسکتے اس لئے دنیا کو چھوڑ دیا۔

جب ایک شخص ایک ناپائدار لذت مین مصروف ہو تو جب اُسے چھوڑیگا اسیقدر اُسکو رنج ہوگا۔ دنیا سے دل لگانے سے دل سیاہ ہوجاتا ہے اور آئندہ نیکی کی مناسبت اس سے نہین رہتی۔ مسلمانون مین اگرچہ فاسق فاجر بادشاہ بھی گذرے ہین مگر ایسے بھی بہت ہین کہ انہون نے پاک بازی اور راستی اختیار کی۔

ضرورت دعا

ہمارے معزز اور مکرم بھائی جناب خان صاحب محمد خان صاحب احمدی افسر بگی خانہ سرکار کپورتھلہ ایک عرصہ سے بیمار ہین آپ حضرۃ اقدس کے مخلص خادم اور سچے عاشق ہین اس لئے دیگر برادران احمدی کی خدمت مین التماس کی جاتی ہے کہ ان کی صحت اور تندرستی کے لئے بارگاہ الٰہی مین دعا فرمادین۔

نوح کی قوم کے بت

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ مین پانچ بت کی پرستش بڑے زور وشور سے ہوتی تھی۔ حضرۃ نوح علیہ السلام نے آکر منادی کی کہ تم اس بت پرستی سے باز آکر سچے خدا کی پرستش کرو مگر قوم کے سردارون نے قوم کو تاکید کی کہ لا تذرن آلھتکم ولا تذرن ودًا ولا سواعًا ولا یغوث ویعوق ونسرًا۔ یہ پانچ بت وہی ہین جن کی پرستش بت پرست ہندو کرتے ہین۔

اول **ود**۔ یہ محبت اور خواہش کا بت ہے مرد کی صورت مین باعث ایجاد خیال کیا جاتا تھا ہندوستان کے ہندو اُسے **برہما** کرکے پکارتے ہین۔

دوسرا **سواع**۔ یہ عالم بقا کا بت عورت کی شکل مین تہا جسکو ہندو وشنو سے تعبیر کرتے ہین۔

تیسرا **یغوث**۔ اس کی گھوڑے کی شکل تھی اور ہر ایک قسم کی حاجت آئی اور مشکل کشائی کا ذریعہ اسے خیال کیا جاتا تہا ہندو اسے اندر دیوتا کہتے ہین۔

چوتھا **یعوق**۔ اس کی شکل شیر کی بتلاتے اور دشمنون کے دفع کرنے کی طاقت اس مین یقین کرتے اور جب کبھی دشمن سے مقابلہ پڑتا تو اس کی منتین مانتے ہندون نے اس کا نام نرسنگھ رکھا ہے۔

پانچوان **نسر**۔ اس کی شکل گدھ کی ہوتی اور اُسے طول عمر کا بت مانتے تھے اگر کسی کو دیر تک زندہ رہنے کی امنگ ہوتی تو اس کی نذر چڑہائی جاتی تہی۔

نوازشنامہ جناب حضرت حکیم الامۃ مولوی حکیم نورالدین صاحب بہیروی ثم قادیانی مدظلہ

بنام منشی اللہ داد صاحب کلارک صدر شاہ پور ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔ کیسے خوش قسمت ہین وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کے فعل پر ہرطرح پر راضی ہین۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے تمام فعل مین حکمت رحمت۔ فضل اور انسان کی اصلاح مدنظر رہتی ہے قبولیت کا تذکرہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تکبر ہوگا تو جہنم ٹھکانا ہے اور صبر کے موقعہ پر وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اضطراب مت کرو۔ دعا کی جاتی ہے اور پیارا مولا رحیم کریم ومالک ہے۔ والسلام

۲۶ر جون ۱۸۹۷ء نورالدین از قادیان

نوٹ۔ ایک مقدمہ کی وجہ سے سخت ابتلا آگیا تہا اور ایک مضطربانہ عریضہ نیاز حضرۃ مخدوم مولوی صاحب کی خدمت مین بھیجا تہا جس کے جواب مین دعا کا وعدہ دیکر تسلی دی گئی سو الحمدللہ کہ اس کے کچھ عرصہ بعد مقدمہ سے بالکل بریت ہوکر مخلصی ملی اور قبولیت دعا کا ایک روشن کا شمس نمونہ حاصل ہوا۔

فقط عاجز اللہ داد احمدی کلارک صدر شاہ پور ضلع شاہ پور

مسیحیت کا ایک اور مدعی

ریورنڈ ٹامس لیک ہیرس نامی ایک شخص نے امریکہ کے دارالسلطنت سے مسیح ہونیکا دعوی کیا ہے اس کی ۸۰ سال کی عمر ہے سپر چولزم وغیرہ عملیات کا مشاق معلوم ہوتا ہے کہتا ہے کہ مین انسان کی ابتدائی حالت اور اصل روح کو خوب شناخت کرتا ہون روح کے ذریعہ سے دیکھتا ہون اس کے معتقدین اسکو آسمان سے آیا ہوا مانتے ہین اور اس کا دعویٰ مسیح ہونیکا بھی ہے امریکہ مین ایک بڑا کارخانہ شراب کا اس کا اپنا ہے۔ مسیحیت کے ایسے مدعیون سے یہ مسئلہ تو اب عیسائی دنیا پر خوب کھل جاتا ہے کہ آسمان سے آنے کے کیا معنے ہین جو ایسے مدعیون کے معتقدین تسلیم کرتے ہین اور انسان کا اندھا بن جانا کوئی بڑا عجوبہ امر نہین ہے کہ جس کی وجہ سے مسیح کو دوسرے انسانون پر فضیلت دیجاوے۔

خریداران البدر پر واضح ہووے کہ خط وکتابت مین اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دیا کرین۔ کیونکہ نمبر کے نہ ہونے سے رجسٹر کی پڑتال و غیرہ مین بہت وقت

کسر صلیب

"ذیل اپیل آکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیون کے چانسلرون کے پاس بھیجی گئی ہے۔ ہندوستان مین عیسائی مذہب اور بائیبل کی حالت بہت ہی خطرناک ہو رہی ہے جس کی وجہ بائیبل کے متعلق نئی تحقیقات سے جو مسئلے پیدا ہوئے ہین ان کا پھیل جانا ہے اور جنکو وہان انگریزی یونیورسٹیون کی تعلیم کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ دیسی اخبارات خصوصًا اور بالامتیاز پنجاب کا اخبار ریویو آف ریلیجنز کھلے طور پر اس امر کوشش کرتے ہین کہ یہ تعلیم عیسائی مذہب کی تردید کرنیوالی ہے اور بائیبل یقینًا سچائی امین اور اسی وجہ پر اخلاقی تعلیم کے لحاظ سے قرآن شریف سے بہت ادنے درجہ پر ہے! اسی قسم کی باتین اور نشکایتین۔ بنگال۔ شام۔ آسٹریلیا۔ اور دنیا کے دوسرے حصون سے پہنچ رہی ہین۔ پادریون کی حالت عجیب بے ڈھنگی ہو رہی ہے کیونکہ مذہب عیسائی کی اس کتاب مقدس یعنی بائیبل سے انہیں تعلیم دینی پڑتی ہے جس کی صداقت کا انکار عیسائی مذہب کے عین مرکز یعنی خود یونیورسٹیون مین ہو رہا ہے اور اگرچہ بائیبل کے متعلق اس اعلےٰ تنقید کے مسئلے بارک علوم اور نئی تحقیقات کی روشنی مین اور نیز بائیبل کی تنقید کی تمام شاخون مین ماہر علوم کے لحاظ سے جیسے مثلاً زباندانی۔ قدیم کھنڈرون کا علم۔ ادب اور تاریخ اور پھر سب سے بڑھکر نئے علوم طبعیات کی روشنی مین یہ مسئلے بے دلیل ثابت ہو گئے ہین لیکن اس مین کیا شک ہے کہ بائیبل کی صداقت کے انکار کے یہ مسئلے یونیورسٹیون سے نکل کر تمام دنیا مین پہنچ چکے ہین۔ یہان تک کہ دانا مسلمان اب دلیرون کے سامنے بائیبل کو اس رنگ مین پیش کرتے ہین کہ وہ قرآن شریف سے بڑھکر کچھ نہین سکھلاتی بلکہ جہان تک اس کی صداقت کا سوال ہے یہ قرآن شریف سے بہت کم درجہ پر ہے کیونکہ قرآن کریم کی صداقت پر اس کے پیروون کو ذرا بھی شک نہین یہ اس ملک کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ بائیبل کی اعلی تنقید کے مسئلون کی علمی تردید اس کے ہاتھ مین آ گئی ہے اور اس سے بڑھکر یہ کہ یہ علمی تردید یونیورسٹیون سے باہر اور ان کے بلا واسطہ ملی ہے اور خواہ اس حالت کو یونیورسٹیان تسلیم کرین یا نہ کرین لیکن یہ حالت اس ملک مین عام طور پر تسلیم کی جا رہی ہے کیونکہ اس سارے مضمون پر نئی ماہرانہ تصنیفات کی وجہ سے کامل علوم پھیل رہے ہین لیکن اگر یونیورسٹیون کو اوقات عیسائی مذہب کی تائید سے اس طرح منحرف کئے جاتے ہین اور اگر یونیورسٹیون کے سرکاری سبیل مذہب عیسائی کی بنیاد (یعنی بائیبل کی صداقت کے انکار کے لئے اور یا بائیبل کے زور کو کم کر کے قرآن شریف کے برابر کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہین تو پھر یونیورسٹیون کے چانسلرون کے سامنے یہ کھلی اپیل پیش کی جاتی ہے کیونکہ یونیورسٹیان صحیح معنون مین قومی ورثہ ہین اور اس عیسائی مذہب کا سچا نقشہ پیش کرتی ہین جو کہ یونیورسٹی کی کتبہ "خداوند مجھے نور دے" مین منقوش ہے اور یونیورسٹیون کا ایسی تعلیم پر اصرار کرنا جسکو غیر عیسائی لوگ بھی جن کو عیسائی کرنے کے لئے اس ملک سے مشنری بھیجے جاتے ہین اپنی تعلیم کی طرح ہی سمجھتے ہین۔ اصل مقصد سے بالکل اور مطلقًا دور جا پڑتا ہے اور قوانین یونیورسٹی کی عملًا خلاف ورزی ہے۔ اس مضمون پر کیا دنیوی اور کیا مذہبی اخبارات مین خط و کتابت کے بڑے بڑے انبار اس امر کو ظاہر کرتے ہین کہ ان علمی دلائل کے متعلق جس سے اعلےٰ تنقید بائیبل کے مسئلون کی غلطی ثابت ہوتی ہے پورا پورا اور مفصل علم وسیع پیمانے پر عام ہو چکا ہے اور یونیورسٹیون کا اعتبار جوان کو مفید اور مذہبی تعلیم کے مرکز ہونے کے رو سے حاصل ہے بالکل جاتا رہے گا اگر وہ بائیبل کو گرانیوالی تنقید کا راستہ نہ چھوڑ دین گی۔ جو اب اس ملک مین غلط تسلیم ہو چکا ہے۔

سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ یونیورسٹیون کا خدا اور عیسائیت کے اعتقاد اور اطاعت کو بدلنا خواہ اس کی وجہ عارضی طور پر عقلی پلہ کا بھاری ہونا ہو جو پچھلی نصف صدی کی تحقیقاتون یا اٹکلون سے ہوا ہے یا کوئی اور وجہ ہو۔ ایسی تبدیلی اس عیسائی ملک کے عام لوگون کی منظوری کے بغیر نہین ہو سکتی۔ اور حقیقت مین یہ ایک ایسا اہم اور بنیادی سوال ہے جو مقامی طور پر یونیورسٹیون مین تصفیہ نہین پا سکتا بلکہ تمام دنیا کی انگریزی عیسائیت کی عام منظوری سے روا رکھا جا سکتا ہے"

کیمبرج کرانیکل کی یہ تحریر عیسائی پادریون کی حالت سے زیادہ بے سر و پا ہے۔ تعجب آتا ہے کہ یونیورسٹیون کی تعلیم پر اعتراض کس قسم کا کیا جاتا ہے خواہ یہ اپیل سنجیدگی سے ہی پیش کی گئی مگر اس مین شک نہین کہ اس مین جو صورت اختیار کی گئی ہے وہ بالکل بیہودہ ہے یونیورسٹیان اس تعلیم کو کیونکر پھیلا سکتی ہین جن کو وہ جھوٹا سمجھ رہی ہین اگر عیسائی لوگ گذشتہ انیس سو سال سے ایک سخت گمراہی مین پڑے رہے ہین تو ان کی گمراہی یونیورسٹیون کے لئے کوئی دلیل نہین کہ غلطی کے اظہار کے بعد وہ اسی غلطی کی تعلیم ہی دیتی رہین کیا یونیورسٹیون کی بنیاد جھوٹ اور غلطیون کی تعلیم دینے کے لئے رکھی گئی تھی یہ کہنا کہ یونیورسٹیون کا فرض ہے کہ عوام کی مذہبی رائے کی تائید کرین خواہ اسے جھوٹا سمجھین یا سچا۔ اس سے بڑھکر کوئی بیہودگی نہین۔

کیمبرج کرانیکل کی تحریر تضادات کا عجیب مجموعہ ہے ایک طرف تو یہ خطرہ پڑا ہوا ہے کہ بائیبل کی اعلی تنقید کے مسئلون کے پھیل جانے سے عیسائیت اور بائیبل کی حالت نہایت خطرناک ہو رہی ہے دوسری طرف یہ بھی جتلانا مقصود ہے کہ اندر ہی اندر ان مسئلون کی خیالی علمی تردید ہاتھ آ جانے سے اطمینان ہو گیا ہے۔ اخبار مذکور دعوے کرتا ہے کہ تنقید بائیبل کے سارے مضمون پر نئی ماہرانہ تصنیفات مین کر اسے نئے کامل علوم حاصل ہوئے ہین جن سے اعلی تنقید کے مسئلون کی تردید ہوتی ہے۔ ہم تعجب کرتے ہین کہ کیا بائیبل کا دائرہ المعارف جسکی چوتھی اور آخری جلد بھی چند مہینے ہی ہوئے ہین شائع ہوئی ہے۔ اور جو ہر ایک ملک کے فاضلان بائیبل کے عمیق غور و فکر کا نتیجہ ہے ان "نئی ماہرانہ تصنیفات" کے اندر نہین آتی اس قابل قدر تصنیف کے مضمون مین ہم دیکھتے ہین کہ نہ صرف برطانیہ کلان کے فاضلان و ماہران بائیبل ہی شامل ہین بلکہ ہر ایک عیسائی ملک کے عالم جو علوم بائیبل مین خاص طور پر امتیاز رکھتے ہین ان کی قلمون کے لکھے ہوئے آرٹیکل بھی اس مین موجود ہین اور ہر ایک ملک کے فاضلون کے نام ہمین یقین دلاتے ہین کہ اس کتاب مین جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے وہ جائز اور صحیح خیالات ہین یہ امر بالکل قابل تسلیم نہین کہ اس قسم کے مشہور اور فاضل ماہران بائیبل جیسے پروفیسر کینن[1]۔ ایٹل ولہاسن[2]۔ شمٹ[3]۔ شمیڈل[4]۔ گلڈنر[5]۔ نولدیک[6]۔ اور اور انگلستان اور دوسرے ممالک کی یونیورسٹیون کے پروفیسر۔ لیکچرار اور فیلو جن کی تعداد کچھ تھوڑی سی نہین یہ سب کے سب ان "کامل علوم" اور ان "علمی دلائل" سے محض ناواقف رہے ہے جنکا پتہ کیمبرج کرانیکل کو ملگیا یہ نہین سمجھنا چاہئے کہ ان فاضل لوگون کو عیسائی مذہب اور بائیبل کے خلاف کوئی تعصب تھا نہین بلکہ ان کو جو بائیبل سے محبت ہے وہ اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ ہے جو کیمبرج کرانیکل کو ہے چنانچہ دائرۃ المعارف مذکور کی تمہید اس کے ایڈیٹر لکھتے ہین کہ "ہم اس دفعہ کو ختم کرنے سے پہلے سچے دل سے یہ شہادۃ ادا کرتے ہین کہ بائیبل پر محققانہ اور تاریخی نظر کے ساتھ جبکہ وہ نظر کافی طور پر محیط ہو کتاب مقدس کے ساتھ محبت ہمیشہ بڑھتی رہیگی۔"

(باقی دارد)

---

[1] آکسفورڈ مین کتاب مقدس کے ترجمہ کا پروفیسر۔ [2] لنڈن مین تاریخ مذہب اور فلسفہ مذہب کا پروفیسر [3] گوٹنگن مین شامی زبانون (یعنی عربی عبرانی سریانی وغیرہ) زباندانی کا پروفیسر [4] نیویارک مین شامی زبانون اور شامی علم ادب کا پروفیسر۔ [5] زیورچ مین تفسیر انجیل کا پروفیسر [6] برلن مین پروفیسر [7] سٹراسبرگ مین شامی زبانون کا پروفیسر

(منہ)

احمدؐ

یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ہے جسکی لیکر حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں پیشگوئی کی تھی لیکن عیسائیوں نے جب انجیلوں میں تغیر و تبدل کیا اور اصل کتاب کو دریا برد کر کے صرف تراجم ہی ان کے ہاتھ میں رہ گئے تو دوسری زبانوں میں جو الفاظ اس کے ہم معنے تھے وہ استعمال ہوئے جیسے کہ ہم آگے چلکر خدا کے فضل سے دکھلاوینگے ۔

اصل انجیل میں لفظ احمدؐ موجود تھا اس کی تصدیق قرآن شریف سے یوں ہوتی ہے کہ سورہ صف کی آیت ۶ میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کا قول نقل فرماتا ہے واذ قال عیسی ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورات ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمدؐ ۔ جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں جو تورات مجھ سے پیشتر موجود ہے اس کی تصدیق کرنیوالا اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آویگا اور اس کا نام احمد ہوگا ۔

اصل عبرانی زبان میں جو پیشگوئی حضرۃ عیسیٰؑ نے کی تھی اسمیں لفظ احمد موجود ہے جیسے کہ اب بھی اگر برنباس کی عبرانی انجیل کو دیکھا جاوے تو یہ لفظ لکھا ہوا موجود پایا جاتا ہے مگر جب یونانی زبان میں انجیل کا ترجمہ ہوا تو اس وقت اس کے مرادف لفظ پیریکلوطوس رکھا گیا جس نے کچھ عرصہ بعد لفظ پاراکلی طوس کا جامہ پہنا اور آخر کار اس کا معرب فارقلیط ہو گیا سینٹ جروم نے جب انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان میں کیا تو پیریکلوس کی جگہ پاراکلوس لکھدیا تاہم محمدؐ اور احمدؐ کے جو معنے ہیں وہ پیریکلوس سے بھی ظاہر ہوتے رہے یعنی بہت تعریف کیا گیا لیکن اس کے بعد مذہب عیسائی کے بہادر محرفوں اور مبدلوں نے جب دیکھا کہ حضرت مسیح پر تو یہ بات کسی طرح صادق نہیں آتی اور اس طرح سے ان کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹتی ہے تو پھر ان کو یہ سوجھی کہ جسطرح سے ہو سکے اس لفظ کو انجیلوں میں سے اڑادو چنانچہ سنہ ۱۸۳۱ اور سنہ ۱۸۴۳ کے بعد اس کا ترجمہ روح القدس کر دیا گیا اور اس تحریف پر عیسائیوں نے یوں عمل درآمد کیا کہ اول تو فارقلیط کا لفظ انجیلوں میں لکھکر اس کے آگے خطوط وحدانی میں روح القدس؎ اور لفظ فارقلیط کو اڑا کر صرف روح حق لکھنا اختیار کر لیا لیکن وہ نور جسکو خدا آسمانوں سے نازل کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی شعاعوں سے ایکعالم منور ہو ان ہتھکنڈوں سے کب بجھ سکتا تھا آخر اس کا مصداق بھی سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہو سکا کیونکہ اپنے کارناموں تائیدات ایزدی ہو اور وہ کامیابی جو کہ آپکو عطا ہوئی اُس سے صرف آپکی ذات مبارک ہی ہے جو روح حق کا مصداق ہو سکتی ہے ۔

آنحضرت صلعم نے یہ بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو کہ آپ کی ذات باصفات کے لئے تھی اپنے زمانہ بعثت میں عیسائیوں کے سامنے پیش کی اور آپکی زندگی میں یہ برابر نمازوں میں بھی پڑھی جاتی رہی لیکن کسی عیسائی کو اس کے انکار کا موقعہ نہ ملا اور اس عملی طریق سے اُس زمانہ کے عیسائیوں نے آپکی دعاوی کی صداقت پر مہر لگادی ایک زمانہ دراز کے بعد جبکہ قرآنی محاورات سے بنجری کھیلی اور انجیلوں میں تحریف و تبدیل ہوئی اُس وقت پادریوں کو یہ کہنے کا موقعہ ملا کہ یہ بشارت انجیل میں نہیں ہے لیکن ابتدائی زمانہ انجیلوں میں آجکل کی طرح باب ورس اور آیات وغیرہ نہ تھی اگر ہوتے تو پرانے اہل اسلام نشان دیتے لیکن قربان جائیے اس علیم و خبیر خدا پر جس نے پادریوں کے اس دجل سے واقف ہو کر کہ انہوں نے انجیل میں کیا کچھ تحریف کرنی ہے اور جھوٹے مسئلہ کفارہ کو گھڑنے کے لئے کس طرح سے اصل الفاظ کو ترک کرنا ہے اول ہی سے اپنے پیارے برگزیدے حضرۃ محمدؐ و احمدؐ صلعم اور جو کتاب آپ لائے اسکا نام روح اور حق رکھا جیسے فرماتا ہے رفیع الدرجات ذوالعرش یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ۔ اور جو درجوں کا صاحب اور مالک تخت کا اتارتا ہے بھید کی بات جسپر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے پھر فرماتا ہے قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا تو کہہ حق آیا اور جھوٹ نکل بھاگا جھوٹ تو نکل بھاگنے والا تھا ہی ۔ بلکہ اس سو تو قرآن کریم کا اعجاز ثابت ہوتا ہے کہ جس لفظ کو فارقلیط کے قائم مقام نصرانیوں نے اس لئے تجویز کرنا تھا کہ کہیں مسلمانوں کو ہمیں ملزم کرنے کا موقعہ نہ ملے خدا تعالے نے اول ہی ان کے تراشیدہ الفاظ کو آنحضرت پر چسپاں کر دیا ۔ پھر فارقلیط اور روح حق کے جو اوصاف اور کارنامے انجیلوں میں بیان ہیں اُن کے مصداق کسی طرح سے حضرۃ مسیحؑ نہیں ٹھہر سکتے جیسے کہ یوحنا ۱۶ باب آیت ۱۲ میں ہے کہ میری اور بھی بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم برداشت نہیں کر سکتے لاکن جب وہ روح حق آوے تو وہ تم کو ساری سچائی کی راہ بتادیگی اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی مگر جو کچھ سنیگی وہ کہوگی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگی اور وہ میری بزرگی کریگی الخ اب دیکھو کہ اس کے لفظ لفظ کی تصدیق آنحضرۃ صلعم پر ہوتی ہے یہ آپ ہی کی شان ہے کہ ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اور آئندہ کی جو عظیم الشان خبریں آپنے دیں اسکی ایک نظیر بھی حضرۃ مسیح کے عہد میں نہیں ملتی ۔ کسی آئندہ یا گذشتہ خبر کا کیا ذکر کرنا خود حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا اس وقت اور اس زمانہ میں موجود ہونا اور پھر آپکے مبارک زمانہ کی نسبت جو نشانات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے مسیح موعود کی تائید میں ان تمام کا ظہور ہونا کس طرح بین طور پر مسیح کی پیشگوئی کو پورا کرتا ہے ۔

مگر افسوس یہ ہے کہ پادری ہی کسی طرح اس امر کو پسند نہیں کرتے کہ مسیح پر کبھی یہ بات صادق ہو جاوے کہ اس کی پیشگوئی پوری ہوئی ۔ چنانچہ اس سے پیشتر بھی ہم نے ایک مضمون میں دکھلایا تھا کہ مسیح کی یونس والی پیشگوئی اُس وقت پوری ہو سکتی ہے جب کہ مسیح کو فوت شدہ مانا جاوے اور اس بات پر ایمان لایا جاوے کہ وہ صلیب پر نہیں مرا ۔ اسیطرح آج اگر یہ عیسائی قوم اس بات کو بھی مان لیوے کہ مسیح کی پیشگوئی کے موافق آنحضرت صلعم سچے نبی ہیں تو ان کے مسیح کی کس قدر عظمت اور عزت ہو سکتی ہے کیا ان کو مسیح کی ان پیشگوئیوں کو کہ زلزلے آوینگے ۔ مری پڑے گی ۔ ایک قوم دوسری قوم پر چڑھائی کرے گی پیش کرتے شرم نہیں آتی ۔ ان میں کونسی عجیب بات ہے کہ جسکو مسیح کی صداقت کا نشان قرار دیا جاوے ۔ ہاں جیسے اس وقت ہمارے امام اور آقا اور مولا حضرت مرزا **غلام احمد صاحب** قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام نے مری یعنی طاعون کی نسبت پیشگوئی کی ہوئی ہے جو کہ بفضل خدا میں وحیات میں پوری ہو رہی ہے اور جسے پورے ہوتے دیکھ کر ایک عالم نے آپکی غلامی کی طرف رخ کر لیا ہے اگر اس قسم کی پیشگوئی مسیحؑ کی بھی ہوتی تو کسی کو قبول کرنے میں کیا شک ہو سکتا ۔

احمد یا فارقلیط کی نسبت جسقدر پیشگوئیاں ہیں کہ جنکو عیسائی بیجا تاویلوں اور تحریفوں سے مسیح پر صادق لانا چاہتے ہیں ان کے مصداق ٹھیک ٹھیک کسطرح سے حضرت محمدؐ صلعم ہی ہیں ایک طول بحث ہے ۔ جسے ہم انشاء اللہ کسی اور وقت چھیڑینگے ۔

طاعون چونکہ طاعون کا دورہ پھر شروع ہو گیا ہے اور اکثر مقامات پر یہ پھوٹ پڑا ہے اسلئے خاص و عام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی حالتوں میں تبدیلی کریں ہر ایک قسم کے گناہ اور فسق و فجور سے پرہیز کریں خدا کے برگزیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام میرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی پر ایمان لاویں اور کم از کم یہ کہ زبان درازیوں ۔ شوخیوں اور چالاکیوں سے باز رہیں اور دعا رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کو نمازوں میں اور دیگر اوقات میں ورد کریں اور ہر ایک احمدی بھائی کو چاہئیے کہ اپنے تمام بھائیوں اور ان کے اہل و عیال کے لئے جہاں کہیں وہ ہوں دعا کرتا رہے کہ خدا تعالیٰ اس مرض سے ان کو محفوظ رکھے اور کشتی نوح میں جو حضرۃ اقدس علیہ السلام کی تعلیم ہے کم سے کم ہر ہفتہ میں ایک بار خود بھی پڑھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی سناتے رہیں اور ہمیں بھی دعائے خیر سے یاد کرتے رہیں ۔

؎ لکھتے رہے اور پھر آہستہ آہستہ خطوط وحدانی ۔

دار الامان کی خبرین

انشاء اللہ اب آئندہ مسلسل طور پر ان خبرون کا سلسلہ جاری رہے گا۔

بابو الہ داد خان صاحب احمدی کلارک صدر شاہ پور ۱۷۔ اگست کو تشریف لائے اور حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے ہمراہ بٹالہ سے گورداسپور ہوتے ہوئے قادیان مین مقیم ہین اور آپ کا ارادہ ہے کہ اگر ممکن ہو سکے تو چھ سات ماہ امام پاک کے قدمون مین گذارین۔ اور مامور من اللہ کے فیض صحبت سے مستفیض ہوں۔

بابو شاہ دین صاحب احمدی جو کہ اسٹیشن مردان۔ گوجر خان اور گذشتہ ایام مین گولڑہ کے اسٹیشن ماسٹر تھے ۲۔ ماہ کی رخصت لیکر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فیوض سے بہرہ ور ہونے کے لئے ۳۰ ستمبر سے تشریف لائے ہوئے ہین۔

سیٹھ احمد دین صاحب اور میان نظام الدین صاحب اور دوست محمد صاحب جہلم سے روانہ ہو کر ۳۰ ستمبر کی شام کیوقت قادیان آئے لاہور سے منشی تاج الدین صاحب احمدی رفیق سفر ہوئے جو کہ بوجہ قلت وقت کے صرف ایک شب ہی قادیان مین رہکر دوسرے دن واپس لاہور ہوئے۔

مولوی اختر الدین صاحب احمدی جو کہ تحصیل علوم دینیہ کے لئے علاقہ کٹک سے آئے تھے ایکسال کامل قادیان مین رہکر ۴۔ اکتوبر کو واپس وطن تشریف لے گئے۔ خدا تعالے ان کو امن و امان سے وطن مین پہونچا دے اور ان کی واپسی کو مذہبی طور پر اُن کے اہل وطن کے لئے مبارک کرے۔

منشی محمد تقی صاحب احمدی شاہجہان پور سے معہ اہل خانہ کے اور میان غوث محمد صاحب گوبیلکے سے ۲۷ ستمبر کو قادیان مین پہونچے۔

سید عبد الستار شاہ صاحب ڈاکٹر رعیہ ضلع گجرات ۲ اکتوبر کو تشریف لائے۔

شیخ نور احمد صاحب احمدی سابق سٹور کلارک افریقہ جالندھر سے روانہ ہو کر ۲۲۔ اکتوبر کو گورداسپور پہونچے اور حضرت اقدس کے ہمراہ قادیان آئے اندنون آپ بابو نبی بخش صاحب احمدی کلارک میگزین جو کہ ہفتہ عشرہ کے لئے رخصت پر گئے ہین کے قائم مقام دفتر میگزین مین کام کر رہے ہین۔

الحمد للہ کہ میگزین کی اشاعت دن بدن ترقی کر رہی ہے اور احمدی برادران اپنے مولا و مرشد کے ارشاد پر عمل درآمد کا ثبوت دے رہے ہین امید ہے کہ بہت جلد مطلوبہ اشاعت دس ہزار کا نمبر پورا ہو جاویگا۔

۴ ۔ اکتوبر کو شیخ محمد علی صاحب و کرم الٰہی صاحب گجرات سے حضرت اقدس کی زیارت کے لئے تشریف لائے اور اسی دن رخصت ہو گئے*۔

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب حکیم حسب الارشاد امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام خانصاحب محمد خان صاحب احمدی افسر بگی خانہ سرکار کپورتھلہ کے معالجہ کے لئے ۴۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو صبح کے وقت قادیان سے روانہ ہوئے۔ اور ۷۔ اکتوبر کو واپس آئے۔

ہمارے مکرم دوست ابو سعید صاحب تاجر برنج جو کہ رنگون علاقہ برہما سے دسمبر ۱۹۰۲ء مین حضرۃ اقدس کی زیارت کے لئے تشریف لائے تھے دس ماہ کے قریب قادیان رہکر اور حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی صحبت سے مستفیض ہو کر ۳۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو واپس رنگون ہوئے اس اثناء مین آپ نے دینیات اور روحانیت مین ایک نمایان ترقی کی ہے جن اصحاب کو ان سے اول ملاقات اور پھر آخری ملاقات ہوئی ہوگی وہ خوب اس تبدیلی کا اندازہ کر سکتے ہین۔

ماسٹر بشیر علی صاحب احمدی جو کہ ایام تعطیل مین اپنے وطن کو تشریف لے گئے تھے ۴۔ اکتوبر کو قادیان واپس تشریف لائے۔

قریباً عرصہ دو ماہ سے بوجہ علالت طبع حضرۃ حکیم الامۃ حکیم نور الدین صاحب درس قرآن بند ہے مگر اب آگے کی نسبت جناب حکیم صاحب کی طبیعت رو بصحت ہے اس لئے امید ہے اب پھر یہ متبرک سلسلہ عنقریب جلدی جاری ہو جاوے گا۔

گذشتہ تاریخون مین جس قدر مقدمات احمدی سلسلہ کے متعلق ہوئے ان مین علاوہ خواجہ کمال الدین صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب وکلاء کے شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد بھی خدمات وکالت کو سر انجام دیتے رہے۔

موسم بدل گیا ہے ہوا صبح کے وقت سرد ہوتی ہے اور اسی لئے اب .... فجر کی نماز پیچھے مسجد مین ادا کی جاتی ہے۔

مین رکھکر میان گل محمد آئے تھے اور اسی لئے وہ چاہتے تھے کہ اس قدر عظیم الشان جنگ جو کہ اس وقت مذہب اسلام اور عیسویت مین ہو رہی ہے اس کی نسبت کوئی یکطرفہ فیصلہ چند منٹون مین کر کے عوام الناس کو مغالطہ دلوین مگر ان کی دال نہ گلی اور جس قدر عذر انہون نے جلدی جانے کے پیش کئے وہ تمام رفع کر دئے گئے آخر کار قرار پایا تھا کہ اپنے مشکلات مذہبی کے حل کرنے کے لئے وہ ابتدائی ہفتہ اکتوبر مین پھر چار دن کے لئے یہان آوین لیکن چونکہ کچھ ایام سے حضرۃ اقدس کی طبیعت بہت ناساز ہے اور ایک ضروری تصنیف مین اشتغال کی وجہ سے اندنون حضرۃ اقدس کو فرصت نہ تھی کہ میان گل محمد کیواسطے کوئی وقت نکال سکتے اس لئے یکم اکتوبر کو بذریعہ ٹیلیگرام (تار خبر) کے ان کو روکا گیا تھا اور نیز خط بھی روانہ کر دئے گئے تھے کہ سر دست ہمین فرصت نہین ہے آپ اس ہفتہ مین نہ آوین لیکن پھر بھی میان گل صاحب ۵ اکتوبر کو قادیان آگئے۔ حضرۃ اقدس اور ان کے درمیان کیا کچھ تحریر ہوئی۔ اور اپنی غریبی اور ناداری کا عذر کر کے اس دفعہ کا کرایہ آمد و رفت انہون نے کس طرح سے طلب کیا۔ اور حضرۃ اقدس کی طرف سے وہ کیا تحریر لیکر واپس گئے وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم آئندہ نمبر مین بتلاوین گے۔ مگر آج عجیب تر اتفاق یہ ہوا کہ آج کی ڈاک مین ولایت سے جو اخبارات آئے ان مین بہت سے مضامین اس قسم کے پائے گئے جنمین بائیبل۔ مسیح کے چال چلن اور عیسائیون کی قلعی کھولی ہوئی تھی اور ان مضامین کے لکھنے والے بعض وہ پادری پروفیسر تھے جو کہ یونیورسٹیون مین پڑھاتے ہین میان گل محمد کی موجودگی مین وہ تمام مضامین شام کے وقت حضرۃ اقدس کی مجلس مین پڑھے گئے اس سے ہمین خوشی ہو کہ میان گل محمد صاحب کو اس بات کے اندازہ کرنیکا موقعہ ملگیا کہ جس مذہب کی تائید مین وہ اس قدر سر گرم ہین۔ خود یورپ کی اس کی نسبت کیا شہادت ہے اور یہ نسبت اس کے کہ وہ ہند کے اہل اسلام کو عیسائی بنا دین۔ ان کو اول خود اپنے عیسائی بھائیون اہل یورپ کی اصلاح کرنی چاہئے اور ہم امید کرتے ہین کہ آئندہ کسی شخص کو عیسائی مذہب کی منادی سنتے ہوئے وہ ضرور یورپ کے اس نظارہ کو اپنی آنکھون کے سامنے رکھین گے انشاء اللہ وہ مضامین آمدہ از یورپ .... اپنے اپنے موقعہ پر اخبار مین درج کئے جاوین گے۔

۵ اکتوبر ۱۹۰۳ء

پھر وہی عیسائی آیا

ناظرین کو یاد ہوگا کہ البدر نمبر ۳۴ جلد ۲ کے اول صفحہ پر قادیان مین ایک عیسائی آیا کے عنوان سے ایک مضمون درج ہے جس مین میان گل محمد صاحب عیسائی کے قادیان مین آنے کا ذکر ہے اس مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی مخفی شرط حیلہ جوئی کی دل

نوٹ

نمبر ۳۷ کچھ چند وجوہات سے وقت پر نہ نکل سکا اور نمبر ۳۹ ساتھ شائع ہوا ناظرین ملول خاطر نہ ہوں اور نہ شکایت کے خط تحریر کریں

ایڈیٹر

* ان کو ابھی حضرۃ اقدس سے تعلق بیعت نہیں ہے۔

ضروری اطلاع

بار بار خریداران البدر کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جن اصحاب کا سال ۳۱ اکتوبر کو ختم ہوتا ہے ان کو چاہیے کہ وہ یا تو ہمیں اطلاع دیویں کہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء اور آئندہ سال ۱۹۰۴ء کے لئے ان کے نام وی پی کر کے...... زر چندہ وصول کیا جاوے اور یا بماہ کی قیمت وہ خود بخود ارسال کر دیویں۔ اگر وہ دفتر البدر میں ۳۱ اکتوبر سے پیشتر وی پی کی اجازت یا نقد قیمت ارسال نہیں کرتے تو نومبر ۱۹۰۳ء سے کوئی اخبار ان کے نام ہرگز جاری نہ ہوگا۔

ہم یہ اطلاع اور نوٹس بار بار اس لئے دیتے ہیں کہ ہم نے قرار واقعی اس پر عمل کرنا ہے۔ بعض لوگ جو کہ معاملہ فہمی سے ناواقف ہوتے ہیں وہ ایسے تقاضا پر اعتراض کرتے ہیں اور بعض کا خیال ہوتا ہے کہ تقاضا ہماری کسر شان ہے اگر دنیا دار لوگ یہ خیال کریں تو ان کا حق ہو مگر جن لوگوں نے دین کو اوڑھنا اور بچھونا بنایا ہے اور حق شناسی ان کا فرض ہے ہم امید نہیں کرتے کہ یہ امر ان کو شاق گذرے۔ جو صاحب ایک اخبار کی ضروریات اور آمدنی کی ترتیب کو اندازہ کریں گے ان پر یہ امر کھل جاویگا کہ ہمارا تقاضا اور ہمارا نوٹس بالکل بجا ہے کیونکہ گذشتہ سال کے تجربہ نے ہمیں بتلایا ہے کہ مابعد کے حساب پر اخبار کا اجرا کارخانہ کے لئے سخت مضر ہے اور اس اصول پر چلکر گویا دوسرے لفظوں میں ہمیں خود اس امر کے لئے طیار رہنا چاہیے کہ وہ دن کب آوے کہ اخبار بند ہو یا کم از کم یہ کہ اخبار وقت پر کبھی نہ نکلے اور اس طرح سے جو لوگ پیشگی قیمت دینے والے ہوتے ہیں ان کی حق تلفی بھی ہوتی ہے۔ فرض کرو کہ اخبار کے ایک سو خریدار ایسے ہیں کہ جنہوں نے پیشگی قیمت سالانہ ادا کر دی ہے اور ایک سو ایسے ہیں کہ وہ مابعد پر ادا کرنیکا وعدہ کرتے ہیں تو گویا ان ایک صد خریدار کی آمدہ قیمت میں ہم ۶ ماہ کے واسطے دو صد کو اخبار دیویں گے اگر ۶ ماہ سے پیشتر ان باقی یکصد نے وقت پر زر چندہ ادا کر دیا تو آئندہ ۶ ماہ کے واسطے اخبار جاری رہ سکیگا۔ ورنہ اخبار بہر حال بند ہوگا اور ان یکصد کی حق تلفی ہوگی جنہوں نے پیشگی قیمت ادا کر دی ہے اس لئے اقرب للتقویٰ ہمارے نزدیک یہی امر ہے کہ آئندہ بلا وصول پیشگی قیمت اخبار کسی کے نام جاری نہ کیا جاوے۔ (مینیجر)

مثنوی

حسن خوبان پرتوی از حسن تو / شور در مستان فگندہ چار سو
عندلیبان نغمہ زن در گلستان / قمریان افتادہ در شور و فغان
جملہ مرغان چمن دربائے ہو / محو گشتہ نالہ قدسرہ
پاسبان خلق بس کافی توئی / درد ما و جملہ را شافی توئی
ہیر ذات تست اوصاف کمال / واقعی از سر من و زقیل و قال
بر وجودم گر شود ہر مو زبان / بر زبانم ذر شود تسبیح خوان
تا ابد گرمی شوم نغمہ سرا / روز و شب ای مالک ملک بقا
پس نمایم شکر نعمت را بجا / بے حساب آلائے تست ای کبریا
مصطفےٰ را پیش تو آرم شفیع / نفس شیطان مرا گردان مطیع
در پناہ احمد آخر زمان / خویش را آوردہ ام ای مہربان
بر در تو افتادہ ام زار و نزار / تا بیابم از حوادث ہا قرار
خویشتن را در رہش بعز و ختم / آتش عشقش بدل افروختم
سجدہ گاہم آستانش ساختم / جان و دل را ہم بدستش باختم
باہزار امید خواہم اے نبی / از گناہ لطف کن مارا ولی
یا مسیح اللہ دعا کن بہر من / تا فدا سازم درین راہ جان و تن
سوئی ما از مرحمت چشمی فگن / تا شوم مقبول رب ذو المنن
اے خدا از بہر این شمس الضحیٰ / از امام مہدی راہ ہدے
کن دعا ہائے مرا جملہ قبول / رحمتت کن از فلک بر من نزول
بر دلم آمد ز عصیان صد حجاب / دین حبیب را دور می گردان شتاب
خالصم کن از برائے دین خویش / تا شود ایمان من از بیش بیش
نور ایمان در دل و جانم فگن / پرتوے از علم حقانی بزن
ہر چہ مومن را کنی یا رب عطا / آن ہمہ از لطف خود بخشی مرا
حسنۃ فی الدین و دنیا اُ تنا / قرۃ عینا بکن از واجنا
بخش تو فہمم ز ہر کار نیک / تا بماند بعد من آثار نیک
جملہ فرزندان من ای کردگار / بہر دین احمدی کن جان نثار
تا بحشر این سلسلہ یابد قیام / کارشان خدمات دین و السلام
لا تموتن و الا مسلمون / کن نصیبم ای خدائے بے چگون
از تو خواہم اے خداوند کریم / دولت ایمان و راہ مستقیم
از تو خواہم اے خدا رزق وسیع / کس نیابم نیست جز تو ای سمیع
از تو خواہم جنت و خلد نعیم / مے نیابم از تو از نار جحیم
دور دار از خاطر من مکر دین / ربنا اغفر لنا ولوالدین...
رب زدنی علم و ایمان و یقین / تا شوم داخل بحزب صالحین
از کرم کن دستگیری اے کریم / رحم فرما اے خداوند کریم
در دم آخر ز لطفت اے خدا / رحلتم فرما بہ ایمان این مرا
اندر آن دم کز جہان بیرون روم / می چکانم شہد بستہ بر لبم
این دعا را ختم بر آمین کنم / وز برائے استجابت سر نہم

ختم شد

ریلوے اوقات میں تغیر

امرتسر اور بٹالہ کے درمیان اس سے پیشتر صرف دو ٹرینیں چلتی تہیں مگر اب یکم اکتوبر سے ۳ ٹرینیں چلتی ہیں جس سے قادیانی مسافروں کو بہت آرام ہو گیا ہے اور آمد اور روانگی کے اوقات میں بھی تبدیلی ہو گئی ہے جو کہ حسب ذیل ہے۔

امرتسر اور بٹالہ

روانگی از امرتسر اسٹیشن	آمد بر بٹالہ اسٹیشن
۱۰ بجکے ۱۴ منٹ دن	۱۱ بجکے ۲۵ منٹ
۱۲ بجے ۔ دن	۱ بجے ۳۶ منٹ
۸ بجکے ۲۳ منٹ رات	۱۰ بجے ۱۰ منٹ رات

بٹالہ اور امرتسر

روانگی از بٹالا اسٹیشن	آمد بر امرتسر اسٹیشن
۱۰ بجکے ۹ منٹ دن	۱۱ بجکے ۱۷ منٹ دن
۲ بجکے ۲۰ منٹ دن	۴ بجکے ۱۳ منٹ دن
۸ بجکے ۲ منٹ رات	۹ بجے رات

امرتسر سے لاہور کی طرف دن کے ۴ بجکے ۴۰ منٹ اور رات کے ۹ بجکے ۲۸ منٹ پر گاڑی روانہ ہوتی ہے۔

خدا کے پاک ہاتھونکی بنائی ہوئی احمدی جماعتمین داخل ہونیوالون کی فہرست

جنھون نے اگست ۱۹۰۳ء کے آخر ہفتہ مین بیعت کی

نمبر شمار	نام مبائعین	مقام	ضلع
۱۳۸۳	رسول بخش صاحب	موضع چک نمبر ۹	شاہ پور
۱۳۸۴	محمد عالم صاحب	کوئٹہ لائن	بلوچستان
۱۳۸۵	اسمعیل صاحب	ننکار	گورداسپور
۱۳۸۶	فتح دین صاحب	〃	〃
۱۳۸۷	ماکھی خانصاحب	〃	〃
۱۳۸۸	ابن ماکھی خان	〃	〃
۱۳۸۹	ابن ماکھی خان	〃	〃
۱۳۹۰	منشی کبیر خان صاحب	〃	〃
۱۳۹۱	راجہ بھری زوجہ منشی کبیر خان	〃	〃
۱۳۹۲	نواب خان صاحب	〃	〃
۱۳۹۳	سردار خان صاحب	〃	〃
۱۳۹۴	نتھو خان صاحب	〃	〃
۱۳۹۵	حسن دین خان صاحب	〃	〃
۱۳۹۶	طالعہ بی بی زوجہ سندھی خان	〃	〃
۱۳۹۷	دھو لان بی بی صاحبہ	〃	〃
۱۳۹۸	میران بی بی صاحبہ	〃	〃
۱۳۹۹	حسن بی بی صاحبہ	〃	〃
۱۴۰۰	اہلیہ جیون خان	〃	〃
۱۴۰۱	جھنڈو بی بی صاحبہ	〃	〃
۱۴۰۲	زینب بی بی صاحبہ	〃	〃
۱۴۰۳	قادر دین صاحب	〃	〃
۱۴۰۴	رحیم بی بی زوجہ قادر دین	〃	〃
۱۴۰۵	برکت بی بی صاحبہ زوجہ قادر دین		〃
۱۴۰۶	میان محمد دین صاحب قریشی	گجو چک	گوجرانوالہ
۱۴۰۷	محمد بی بی ہمشیرہ محمد دین صاحب	〃	〃
۱۴۰۸	راجہ بی بی 〃 〃	〃	〃
۱۴۰۹	والدہ محمد دین صاحب	〃	〃
۱۴۱۰	سشتیر محمد	〃	〃
۱۴۱۱	مولا بخش صاحب	کریام	جالندھر
۱۴۱۲	اہلیہ مولا بخش صاحب	〃	〃
۱۴۱۳	اہلیہ مولا بخش صاحب	〃	〃
۱۴۱۴	ام کلثوم صاحبہ	〃	〃
۱۴۱۵	عبد الرحمن صاحب	〃	〃
۱۴۱۶	میان عبد اللہ صاحب	〃	〃

نمبر شمار	نام مبائعین	مقام	ضلع
۱۴۱۷	علی گوہر صاحب	کریام	جالندھر
۱۴۱۸	اہلیہ علی گوہر صاحب	〃	〃
۱۴۱۹	فتح محمد صاحب	〃	〃
۱۴۲۰	امیر علی صاحب	〃	〃
۱۴۲۱	گل محمد صاحب	〃	〃
۱۴۲۲	اہلیہ گل محمد صاحب	〃	〃
۱۴۲۳	عمر بخش نمبردار	〃	〃
۱۴۲۴	اہلیہ عمر بخش نمبردار	〃	〃
۱۴۲۵	طفیل محمد	〃	〃
۱۴۲۶	چراغ محمد	〃	〃
۱۴۲۷	جنت بی بی	〃	〃
۱۴۲۸	صاحب نساء	〃	〃
۱۴۲۹	فوجے خان	〃	〃
۱۴۳۰	اہلیہ نجابت علی خان صاحب	〃	〃
۱۴۳۱	اہلیہ نجابت علی خان صاحب	〃	〃
۱۴۳۲	عابد علی خان صاحب	〃	〃
۱۴۳۳	محمد یوسف علی خانصاحب	〃	〃
۱۴۳۴	داری خان صاحب	〃	〃
۱۴۳۵	اہلیہ داری خانصاحب	〃	〃
۱۴۳۶	مسمات محمد جان صاحب	〃	〃
۱۴۳۷	نواب بیگم صاحبہ	〃	〃
۱۴۳۸	برکت علی کماصاحب	〃	〃
۱۴۳۹	عطا محمد صاحب	〃	〃
۱۴۴۰	غلام جیلانی صاحب	〃	〃
۱۴۴۱	نتھو خان صاحب	〃	〃
۱۴۴۲	حسن محمد صاحب	〃	〃
۱۴۴۳	اہلیہ نتھو خان صاحب	〃	〃
۱۴۴۴	مسماۃ امت ال	〃	〃
۱۴۴۵	رحمت اللہ صاحب	بنگہ	〃
۱۴۴۶	محمد اسمعیل صاحب	〃	〃
۱۴۴۷	مسماۃ جنت صاحبہ	〃	〃
۱۴۴۸	عمر دین صاحب	〃	〃
۱۴۴۹	اسمعیل صاحب	〃	〃
۱۴۵۰	رحمت بی بی	〃	〃

نمبر شمار	نام مبائعین	مقام	ضلع
۱۴۵۱	امام بی بی صاحبہ	بنگہ	جالندھر
۱۴۵۲	مولا بخش	〃	〃
۱۴۵۳	سکندر صاحب	〃	〃
۱۴۵۴	اہلیہ مولا بخش صاحب	〃	〃
۱۴۵۵	مسماۃ جھنڈو اہلیہ جانن مرحوم	〃	〃
۱۴۵۶	غلام نبی صاحب	〃	〃
۱۴۵۷	مسماۃ لاڈو زوجہ گینڈا	〃	〃
۱۴۵۸	زینب زوجہ شاہ دین صاحب	〃	〃

لنگر خانہ

کی چندہ کی نسبت ہر ایک بیعت کنندہ کو تاکید ہے کہ وہ ضرور خیال رکھے خدا تعالے نے کوئی انبیاء روحانی سلسلہ دنیا پر قائم نہیں کیا۔ جن چندون کی ضرورت نہیں ہوتی جسقدر انبیاء آئے ہین سب نے اپنی امت کو اس طرف توجہ دلاتے رہے ہین کہ وہ خدا کی راہ مین ضرور صرف کرین اور ان کے مالون اور جانون مین ضرور خدا کا حصہ چاہیئے یہ چندہ دراصل اس روحانی تعلق کا ثبوت ہے جو کہ ایک بیعت کنندہ اپنے مرشد اور آقا کے ساتھ باندھتا ہے اور ہر ماہ وہ اپنے مال مین سے ایک حصہ نکال کر اپنی بیعت اور خادمانہ حالت کا ثبوت دیتا ہے حضرت اقدس ہمیشہ تاکید فرماتے ہین کہ اس قدر چندہ اپنے اوپر لازم کرو جو کہ نفس پر گران نہ گذرے اور ایک پکا عہد کرو کہ جسطرح ہوگا ہر ایک دوسرے خرچ پر اسے مقدم رکھکر تعہد کیساتھ ہر ماہ روانہ کرو گے اس لئے ہر ایک بیعت کنندہ کو چاہیئے کہ وہ حسب حیثیت چندہ کا اہتمام ضرور رکھے ایسا نہ ہو کہ پھر تہی سے وہ ان فیوض و برکات سے محروم رہے جو کہ اس انفاق فی سبیل اللہ سے اسے حاصل ہو سکتا ہے

دعا۔ رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

انوار الاسلام قادیان دار الامان مین منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا